جہانِ تازہ

ف ۔ ر ۔ ی

# چلو چلو لاہور چلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خود اُس کام کی تعریف و توصیف فرمائی ہے جس کی بنیاد نیک نیتی (تقویٰ و پرہیز گاری) پر ہو جس کی دلیل تاریخ اسلام کا معروف واقعہ جو سورۃ توبہ میں ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو مسجد ضرار میں نماز پڑھنے سے روک دیا تھا اور مسجد قبا میں نماز کی ادائیگی کی ترغیب دے کر جہاں مسجد قباء کی عظمت وسطوت کو بیان فرمایا وہاں اہل قباء کی نیک نیتی اور خلوص کا تذکرہ فرما کر مخلص لوگوں کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔ اسی طرح سورۃ عنکبوت کے آخر میں جو لوگ خلوص نیت اور اپنے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر صرف لوجہ اللہ کوئی خدمت سرانجام دیتے ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے کامیابی کا اعلان فرمایا ہے۔

اس لیے پہلے تو ہمیں یہ چاہیے کہ ہم ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لیے کریں کہ اس میں برکت بھی ہے اور کامیابی کا حصول اور سب سے بڑھ کر اجر وثواب کا باعث بھی۔ اور اگر کسی کام کی بنیاد میں ذاتی مفادات کا حصول' نمود ونمائش یا خلوص کے منافی کوئی بھی جذبہ کارفرما ہو تو اولاً اس کام میں ناکامی و نامرادی کا خدشہ ہوتا ہے۔ اگر بظاہر آدمی کامیاب ہو بھی جائے تو اس میں برکت نہیں ہوتی اور سب سے بڑھ کر انسان محنت' کوشش' جدوجہد اور سرمایہ خرچ کرنے کے باوجود عنداللہ اجر وثواب سے محروم رہتا ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کی بنیاد بھی یقیناً نیک نیتی پر مبنی تھی کہ تقسیم ہند کے بعد وہ بزرگ جو لٹے پٹے اور کئی پیاروں کی جدائی کا غم اٹھائے پاکستان تشریف لائے تو انہیں مسلک اہل حدیث کے حامل افراد کو ایک لڑی میں پرونے کی فکر تھی۔ چنانچہ انہوں نے باوجود نامساعد حالات' اپنی پیرانہ سالی اور سہولیات کے فقدان کے اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد بھی فرمائی اور ان کی خلوص سے کی گئی محنت و

کوشش کو آنے والوں کے لیے زندہ و جاوید دلیل بنا دیا۔ یہ ان بزرگوں کے خلوص کا نتیجہ ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا وجود مسعود ان حالات میں بھی حاملین کتاب و سنت کے لیے ہوا کا ایک خوشگوار جھونکا ہے جب اس کے ہی خواہ بھی اس کے نام و کام کو صرف اپنے ذاتی مفادات کے حصول تک محدود کر بیٹھے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور آج اس کی مثال وطن عزیز پاکستان جیسی ہوگئی ہے کہ جس کی باڑھ ہی اس کو کھا رہی ہے اور جن لوگوں کی ذمہ داری تھی کہ وہ پاکستان کی حفاظت کرتے' اس کی تعمیر و ترقی میں اپنا حصہ ڈالتے' وہی اس کو اجاڑنے پر کمر بستہ ہو چکے ہیں۔ لیکن مجھے یقین واثق ہے کہ ان شاء اللہ جس طرح پاکستان قیامت تک قائم رہے گا کہ اس کے لیے لوگوں نے عزت' جان' مال کی قربانی صرف اسلام کے نام پر خلوص سے پیش کی' اسی طرح مرکزی جمعیت اہل حدیث کی بنیاد یعنی اس دور میں اسس علی التقویٰ کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔

اور پھر یہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہی ہے کہ جس نے ہر دور میں ہمہ جہت معاملات میں لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ کچھ لوگوں کی طرح کسی ایک شعبے میں اپنی خدمت پیش نہیں کی۔ اس لیے عزیز قارئین آپ اہل حدیث ہیں تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ تنظیمی حد بندیوں سے بالاتر ہو کر صرف اہل حدیث کے نام پر اپنے مسلک' جماعت اور عقیدے کے تحفظ' وقار' عزت' سربلندی اور پیارے پیغمبر ﷺ سے محبت کا ثبوت دیتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام مینار پاکستان کے سایہ میں 6-7 نومبر 2008ء کو منعقد ہونے والی آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس میں اپنے دوست و احباب کے ہمراہ بھرپور شرکت فرمائیں کہ یہ کانفرنس امام الانبیاء خاتم المرسلین' امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے حوالہ سے انعقاد پذیر ہے۔ جس طرح صرف اہل حدیث نے ہی کما حقہ عقیدہ ختم نبوت اپنایا ہے' اسی طرح اس کا تحفظ بھی اہل حدیث کی ہی ذمہ داری ہے۔ آیئے اپنی اس ذمہ داری کو پہچانتے اور نبھاتے ہوئے دور و نزدیک سے آپ کے گھر کا ہر بالغ فرد 6-7 نومبر 2008ء جمعرات' جمعہ کو مینار پاکستان کے سبزہ زار میں موجود ہونا چاہیے کہ آپ کسی فرد کے لیے نہیں بلکہ صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے عقیدت و محبت کا ثبوت دیتے ہوئے تحریک ختم نبوت میں اپنا حصہ ڈالنے کے لیے اس کانفرنس میں شمولیت فرما رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔